نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۲ر — قیمت سالیانہ مع محصول ۳ر

نمبر ۲۹ - جلد ۱ — لودیانہ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء — قیمت ۳ پائی

راستی و صداقت

راستی اور صداقت اگر عارضی طور پر بھی استعمال کیجاویں تو فایدہ سے خالی نہیں خواہ وہ فایدہ بھی عارضی ہی کیوں نہو - مگر جب یہہ اوصاف ایک شخص میں اصالتاً موجود ہیں تو پھر اُنکے فواید بے شک لا انتہا ہیں کیونکہ جو چیز ظاہرداری میں یہہ کچھہ قدر رکھتی ہی تو کیونکر وہ فی نفس الامر نور اعلی نور نہوگی - مگر انسانی طبیعت ظاہرداری کیطرف بہت راغب نظر آتی ہی - وہ ظاہر میں اپنے آپکو ایسا دکھلانا مانگتا ہی جو حقیقت میں ویسا نہیں ہی - اور بھی خیال اُسکا گویا اسبات پر دال ہی کہ وہ اِن صفتوں کا اپنے میں اصالتاً موجود ہونا اچھا سمجھتا ہی جبھی اب صرف تقلیداً موصوف بنیکا بہانہ کرتا ہی - اگرچہ خالصتاً نیک اوصاف کا حصول ایک محال امر ہی - مگر تقلیداً تلبیس کا قایم رکھنا اور اُسکا پردہ فاش نہونے دینا بھی ویسا ہی محال بلکہ محال تر ہی - مثلاً ایک شخص اپنے آپکو ایک نیک صفت کے موصوف بنانے میں کوشش کرتا ہی - اور وہ صفت فی الاصل اُسکی ذات میں موجود نہیں تو یہہ فریب یا تلبیس اُسکا ایک نہ ایک دن ضرور بگڑ جائیگا اور جب ایک دفعہ بگڑ گیا تو اُسکی ساری محنت جو اِس بہانہ یا تلبیس کے قایم رکھنے میں صرف ہو چکی ہی - ایکہی دفعہ ضایع ہو جائے گی غازہ یا سفیدا چہرہ کی عارضی خوبصورتی ہیں اور خواہ کیسی ہی ہنرمندی سے لگائے جاویں مگر خوردبینیا آنکھہ اُن کو اصلی شکل سے نہایت آسانی کے ساتھہ ممیز کر سکتی ہی - اور اگر یہہ نا بھی ہو تو اصلی مادہ خود کبھی نہ کبھی اپنا آپ دکھلائے بغیر نہیں رہیگا - اور جب ایسا ہوا تو پھر تلبیس اور مکاری اُسکی ایک نشان بنجائینگی - پس جو شخص کہ اپنی صورت نیک بنا کر دکھلانا ضروری سمجھتا ہی اُسکے لئے ضرور ہی کہ نیک سیرتی یا اصلی خوبی حاصل کرے اور شاید تب اُسکی نیکی ہر ایک نظر میں قابل اطمینان ہوگی - راستی اپنے ثبوت کے لئے بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں رکھتی کیونکہ اُسکی ذاتی روشنی خود ایک ثبوت کامل ہی - اور وہ اپنے پیرو کا اعتبار نہ صرف ہر فرد بشر کی ضمیر میں قایم کرتی ہی بلکہ پروردگار عالم کے حضور میں بھی جو ہر ایک دل کو جانچنے والا ہی - پس ہر حال اصلی راستبازی بہانہ یا فریب کی عارضی سچائی پر کامل سبقت رکھتی ہی - یہہ اُس سے کئی درجہ بڑھکر صاف اور آسان تر ہی - اور دنیوی معاملات کے لئے ایک نہایت محفوظ اور بے خطر سڑک - نہ اسمیں کچھہ تکلیف نہ دقت نہ کسی قسم کا اُلجھاؤ نہ تشویش نہ اندیشہ اور نہ خوف - منزل مقصود کیواسطے بھی ایکہی قریب تر راستہ اور صراط المستقیم ہی - مکاری اور فریب کے حیلے کبھی استوار نہیں ہوتے بلکہ استعمال کرنے سے دمبدم کمزور اور مسلوب التاثیر ہوتے جاتے ہیں - بخلاف سچی راستبازی کے جو برتاؤ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہوتی جاتی ہی - اپنے عامل کے لوگونمیں آبرو [illegible] قایم کرتی ہی اُسکا اعتبار بڑھاتی ہی اور دنیا کے معاملات سے اُسکو خاطر خواہ مستفید کرتی ہی - فریبی یا گندم نما آدمیکو ہمیشہ ہوشیار اور اپنے آپ میں خبردار رہنا پڑتا ہی اور یہہ فکر اُسکی جان سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتا کہ کسی نوع اُسکے اپنے دعوے کا مخالف ہونا پاوے - کیونکہ وہ چور ہی اور چوری کے قماش استعمال میں لاتا ہی گویا وہ ظاہر میں ایسا کام کرتا ہی جسکا اثر اُسکی ذات میں مطلق نہیں پایا جاتا اور اسیواسطے اپنی طبیعت کو زور کاوش سے رکھنے کی کوشش کرتا ہی - چور کی ڈاڑھی میں تنکا حالانکہ راستباز اور صادق القول کا معاملہ دنیا میں نہایت آسانی سے چلتا ہی - وہ طبیعت کا پیرو ہی اور اسیواسطے اپنے اقوال یا افعال میں کسیطرح کی بناوٹ یا فکر کی دقت میں نہیں پڑتا کیونکہ اُسکو کسی معاملہ میں جو وہ کر چکا ہی نہ پیشگی بہانہ سازی کی حاجت - اور نہ مابعد پشیمانی کی ضرورت ہی - ریاکار اور فریبی کو بہت چیزوں کا اندیشہ رہتا ہی اور اسیواسطے اُسکی زندگی پریشانی اور تکالیف کا مجموعہ بنجاتی ہی - جھوٹے آدمی کو ہمیشہ حافظہ کی ضرورت

رہتی ہے۔ اِس خوف سے کہ کہیں بیان میں اختلاف ہو جاوے اور وہ اکثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک جھوٹ کے بچانے کے واسطے اور بہت سے جھوٹ کے مصالح لگانیکی ضرورت پڑتی ہے مگر راستباز آدمیکو ایسی امداد کی کبھی درکار نہیں ہوتی۔ راستی بذاتہ ایک مختصر شے ہے اور معاملات کی زود اختتامیکا ایک نادر آلہ ہے۔ یہہ طول طویل تحقیقات کی تکلیف سے بچاتی ہے۔ اور ایک سیدھی ہموار سڑک کیطرح اپنے رہرو کو آسانی و جلدی تمام منزل مقصود پر پہنچا دیتی ہے۔ غرض جھوٹ اور بہانہ سازی سے اگر کوئی فایدہ بھی برآمد ہو تو وہ فایدہ ناپایدار ہے اور اُسکا نقص دایمی ہے۔ یہہ انسان کو ہمیشہ کی شک اور بدگمانی میں ڈال دیتا ہے جسکا داغ اوپر سے حک ہونا ناممکن۔ اگر انسان نے دنیا میں ایک ہی دن کا معاملہ رکھنا ہو اور پھر بس تو کچھ مضایقہ نہیں ہے جبکہ اُسکی اسمیں ہالیش کی رسوا اور کوئی شب کی ہے۔ اور جب تک ہو اپنے اعتبار اور دیانت داریکا فایدہ اُٹھانا ہے۔ تو اُسکے لئے ضرور ہے کہ تمام اپنے افعال اور اقوال میں راستی اور صداقت کو استعمال کرے کیونکہ سوائے ان اوصاف کے اور کوئی صفت انسان کی انجام تک قایم نہیں رہتی۔

فخر الدین خان

خط

بخدمت اڈیٹر صاحب نور افشان زاد عنایتہ

بعد تسلیم التماس ہے۔ کہ اخبار نمبر ۳۲ مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ ۸۹ء میں کسی متحقق دین کی طرف سے ایک سوال درج تھا جسکے جواب کے وے خواستگار ہیں۔ میں اُسکا جواب خدمت عالی میں بھیجتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی اُسکو اپنے اخبار گہربار میں جگہہ دیجئے۔ میں مشکور ہونگا۔

سوال

تشبیہ بغیر دیکھنے مشبہ کے بالکل ناقص ہے۔ اور صفت بلا مشاہدہ موصوف محض ہیچ ہے۔ ج اِس کلام کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ پہلے یہہ کہ بغیر دیکھنے مشبہ کے مشبہ کی کسی چیز سے تشبیہ دینا بالکل ناقص ہے۔ اور علیٰ ہذہ القیاس بغیر معاینہ موصوف اُسکی صفت کو بیان کرنا محض ہیچ ہی ظاہر ہے جس شخص نے کبوتر کو دیکھا ہی نہیں۔ وہ کسطرح اُسکی تشبیہ دے سکیگا۔ ضرور کہیگا بگلا بتلا دیگا۔ اِس امر کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اِسیواسطے ہندوئیوں اور برہم سماج والوں کے بیان پر (جو خدا کی نسبت ہے) ہم کان نہیں دھرتے اور اُسپر اعتقاد نہیں لاتے۔ انہوں نے خدا کا مشاہدہ نہیں کیا۔ لیکن اپنی عقل کے ذریعہ سے اُسکی تشبیہ اور صفت کا بیان کرتے ہیں اُنکی نسبت یہہ کلام عین صادق ہے۔ دوسرے معنی اِس کلام کے یہہ ہو سکتے ہیں کہ تشبیہ بغیر دیکھنے مشبہ کے بالکل ناقص ہے۔ یعنی تشبیہ جو مشبہ کی کی گئی ہو۔ اُسکے جبنندہ کے حق میں بلا مشاہدہ مشبہ کے مشبہ کی ماہیت اور حقیقت دریافت کرنیکے لئے بالکل ناقص ہے۔ اور ایسا ہی صفت سننے والے کے لئے۔

اِس امر کو ہم قبول نہیں کرتے۔ اور ان معنوں سے ہم انکار کرتے ہیں۔ اگرچہ تشبیہ سے مشبہ کی کامل پہچان حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور صفت سے موصوف کا بیان۔ لیکن تاہم بہت آگاہی اور بہت پہچان حاصل ہو سکتی ہے۔ خصوصاً اُس صورت میں جبکہ ہمکو یقین ہوا ہے۔ کہ مشبہ نے اپنی تشبیہ خود دی ہے۔ اور موصوف نے اپنی صفت خود بیان کی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی انگلستان کا جسکو ہمنے کبھی نہیں دیکھا۔ اور جسکے حالات سے ہم ناواقف ہیں۔ اگر اپنے حالات خود بیان کرے اور اپنی تشبیہ خود دیوے۔ تو ہم اُسکو دیکھکر یا پڑھکر بہت تسکین اور اُسکی بہت پہچان حاصل کر سکینگے۔ اور بعینہ یہی دعویٰ مذہب عیسوی کا ہے۔ کہ اسمیں جو کچھ خدا کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ وہ الہامی اور خدا کی طرف سے ہے۔ یعنی خدا نے خود اپنا حال بیان کیا ہے۔ اور اُس نے آپ اپنی صفات کو ظاہر فرمایا ہے اس صورت میں کیونکر ہم اُسمیں نقص بیان کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کسی غیر نے مشبہ کی نسبت کچھ نہیں کہا۔ بلکہ مشبہ نے آپ اپنی تشبیہ دی ہے۔ اور موصوف نے خود اپنی صفات کو منکشف کیا ہے۔ ہم یہہ دعویٰ نہیں کرتے۔ کہ اس سے اُسکی ساری ماہیت اور اُسکی تمام حقیقت بالکمالیت پوری پوری ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ کیونکہ خدا کی ذات و صفات بے حد ہے۔ اور بیرون از عقل و قیاس۔ چنانچہ پولوس رسول اُسکی نسبت خود اِسطرح اقراری ہے۔ اب ہم آئینہ سے دُھندلا سا دیکھتے ہیں پر اُسوقت یعنے جب بہشت میں جاوینگے ہم روبرو دیکھیں گے۔ اِس وقت میرا علم ناقص ہے پر اُسوقت میں بالکل جانونگا جسطرح کہ میں پہچانا گیا۔ خدا کا سارا بیان جو بوسیلہ تشبیہ اور صفت کے ہے۔ اُس سے تاہم اُسکی پہچان ہم بخوبی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تشبیہ اور بیان صفت خود اُسیکا دیا ہوا ہے۔

یہہ امر۔ کہ جو انسان اپنے آپ میں بہتر صفت دیکھتا ہے۔ اُسکو خدا سے منسوب کر دیتا ہے۔

برائے مذہب عیسوی قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ حقیقت میں یہ امر مذکورۃ الصدر کے خلاف ہے۔ یعنی جو صفات نیک انسان میں ہیں۔ وہ برائے اِس مذہب الہامی کے خدا کی صفات کا جلوہ ہے۔ یعنی خدا نے اپنی صفات انسان میں ظاہر فرمائی ہیں۔ چنانچہ پیدایش کی کتاب میں ہے۔ کہ خدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا تاکہ اُس میں خدا کی صفات ظاہر ہوویں۔

متلاشی کے لئے ضرور ہے۔ کہ مذہب عیسوی کے الہامی ہونے کی تحقیق کرے۔ اُسپر اِس امر کا مدار ہے۔ اگر اُس تحقیق سے اُسکی تسلی ہو جاوے۔ تو اُسکو اختیار ہے کہ اُسکو قبول کرے۔

اگر کوئی امر اسمیں فروگذاشت ہو گیا ہووے۔ تو اہل خیال بھی اُسکا بیان کریں۔ میں اُسکے جواب دینے میں سعی کرونگا۔

راقم ایک ہندوستانی عیسائی

ایضاً

جواب سوال غورطلب

سوال یہہ ہی کہ خدا بغیر صفات اور تشبیہات کے کسی مذہب میں پایا نہیں جاتا اور صفت بغیر دریافت موصوف و تشبیہ بغیر دریافت مشبہ کے ہیچ اور پوچ+

جواب

پہلے یہہ بات ظاہر کرنیکے لایق ہی کہ انسان میں پانچ وسایل ہیں حصول علم کے اور یہہ پانچ ابواب ہیں فقط اور ایک جوہر لطیف جیتین جو عقل او قدرت اور ارادہ رکھتا ہی ان کے وسیلہ علم حاصل کرتا ہی۔ اگر آپ دعاوہیں کہ بذریعہ آنکھ کے ہمکو ذات خدا دکھلاؤ۔ تو جواب یہہ ہی کہ بہت ایسی ذات یا شی خدا نے پیدا کیں ہیں جنکو آنکھ نہیں دیکھ سکتی فقط اسی ثبوت کے لئے کہ مت گمان کرو کہ میری ذات نظر نہیں آتی بلکہ صدہا ایسے چیزیں نمو ہیں جو ان آنکھوں سے غرض نہیں رکھتیں مثلاً ہوا یا آواز یا خوشبو یا لذت وہم کیونکہ اندھوں کو بھی اُنکا علم ہوجاتا ہی فقط اُس شی کو پاتے ہیں جو شی کہ اُنکے ادراک کے قابل بنائی گئی ہی علی ہذا القیاس باقی حواسوں پر یہہ بات بہ ظاہر ہی اور شاید آپ بھی تسلیم کرتے ہونگے کہ لطیف شی فقط صفات سے ظہور پاتی ہی اور جب صفات بدلایل ساطع اور قطعی ثابت ہوجاویں تو موصوف اگر بسبب لطافت کے مس نہووے تو ہیچ اور پوچ ہوسکتا ہی ورنہ شان توہیت ہیں نزدیک ہی دیکھ لیجئے اگر ایک کمرے میں ہوا بذریعہ اپنی ذات کی صفات کے ہمیں اپنی صفات ظاہر کرے اور اُسکی ذات بسبب لطافت کے پائی نجائے افسوس کہ پوچ کہا جاوے دوسرا ایک چھڑی لیجئے جسکو آپ کہتے ہیں باہیں کہ اُسکی ذات اور صفات دو تو نظر میں آتیں ہیں۔ مگر کہتا ہوں کہ چھڑی کی ذات کیا ہی فقط ایک صفت طوالت اور ایک صفت ضخامت اور ایک صفت ثقالت اِن صفات کے مجموعہ کو ذات یا موصوف کہا جاتا ہی جب ایک صفت کو فنا کرکے دیکھیں تو کچھ ذات باقی نہیں رہتی تو جب صفات قطعی پائی جاویں موصوف کا علم ہیچ اور پوچ کہنا کسطرح درست آتا ہی۔ بس جب ثابت ہی کہ موجودات ایک صفت خالق مطلق اُسکی سے ہی۔ تو بغیر اُسکے موصوف سے جو لطف اللطیف ہی انکار کرسکتا ہی توبہ توبہ آفتاب صداقت کی روشنی ہر ایک دل کو منور کرے+

ملکہ معظمہ کی سپیچ

چند روز ہوئے کہ ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ میں ایک سپیچ فرمائی لیکن اُسمیں ہندوستان کا کچھ ذکر نہ تھا اسکا کچھ باعث معلوم نہیں دیتا سوائے افسوس و تاسف کے اسکا اور کچھ علاج نہیں ہوسکتا اور ملاقات شاہ فارس اور عہدنامہ بیرن رایٹر کی بابت بھی کچھ مذکور نہ تھا مناسب تھا کہ اس سپیچ میں اسبات کا بھی کچھ تذکرہ ہوتا کہ شاہ کی ملاقات پر جسقدر روپیہ خرچ ہوا اُس سے انگلستان اور ہندوستان کو کیا فایدہ پہنچا+

ہمت

سنتے ہیں کہ دو اور بنگالی جوان یعنی بابو نند العل ہلدر اور بابو سلہر کرجی براہ تحصیل فن دستکاری روانہ انگلستان ہوئے ہیں۔ بہ نسبت سول سروس اور بیرسٹر ہونے کی یہہ ایک نہایت ہی معقول قصد ہی

حادثہ

کریم بخش سوداگر کے بھائی نے کروسین تیل کے برتن کو جو تھوڑا سا چوتا تھا ہاتھ میں لیکر چاہا کہ سوراخ کو بند کردے اسلئے ایک دیاسلائی جلائی کہ شن پگھل کر بند ہوجاے لیکن کم بختی سے تیل میں آگ لگ گئی جس سے شعلہ اُٹھے علاوہ بھی جل گیا اور بڑی مشکل سے گھر پہنچا آگ گیا مگر دوسرے صبح قریب گیارہ بجے کے مرگیا+

چوری

چند روز ہوئے کہ رات کیوقت حضرت گنج کے رومن کاتھلک اور پراٹسٹنٹ کے گرجون میں چور گھس گئے دو چاندی کے شمعدان اور میز اور دیگر اشیاے قیمتی جو وہاں تھیں لیگئے اگرچہ محافظان پولیس اُس جگہ بہت سے ہیں مگر تمام رات چوکیدار ونکے ساتھ ایسا شور و غل بے فایدہ کرتے ہیں کہ چور آسانی سے اپنی کارروائی کرلیتے ہیں+

آگرہ

۲ ستمبر کو ایک سخت ہولناک حادثہ واقعہ ہوا بیس بائیس آدمی ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہوکر لوگوں کو تیرتے ہوئے دیکھنے گئے جسوقت کہ کشتی پل کے پاس پہنچی مگر تختے سے فوراً اُسمیں پانی بھر گیا اور ڈوب گئی بہت سے آدمی بچ نکلے مگر قریب دس آدمی کے دھارا میں پڑکر غرقاب ہوگئے اُنمیں سے ایک جوان دمودرداس نامی تھا جس نے یہاں کالج میں تعلیم پائی تھی اور بعد کامیابی امتحان بی آے کے آب گورنمنٹ کالج میں اُستاد مقرر تھا وہ ایک نہایت لئیق اور ہوشیار اور نیک چلن اور اہل ہند کی انگریزی تعلیم یافتوں سے اعلے فضیلت رکھتا تھا ہمیں اُمید ہی کہ اکثر اشخاص خصوصاً اُسکے ہم مکتب اُسکو کبھی نہ بھولینگے اور مسٹر جارڈین صاحب مرحوم سے بعد مطالعہ علم قانون کے ہائی کورٹ کے پلیڈری کے امتحان میں بھی کامیاب ہوا تھا+

مدراس میں ایک صاحب پر حملہ

چند روز ہوئے کہ مسٹر جیمس بریڈ سا صاحب متعلقہ سول انجنیرنگ کالج بعد ملاقات مسٹر مور صاحب انسپکٹر مدارس کے بسواری گاڑی اپنے گھر کو جارہے تھے جب متصل پل کے پہنچے ایک گروہ مسلمانوں نے اُنپر حملہ کیا

گھوڑیکو روکا جس سے گاڑی ایک خندق میں گرگئی مگر صاحب گاڑی میں سے کود پڑے اسپر اُنھوں نے شور و غل مچاکر گھوڑیکو مع گاڑی کے بھگا دیا اور صاحب کو گھیر کر گالی گلوچ کرنے لگے اُسپر صاحب بھاگ کر گاڑی میں سوار ہوگئے مگر اُن شریروں نے گاڑی کی کھڑکیاں کھول کر گاڑی اور صاحب پر سخت نقصان پہنچایا اگرچہ صاحب نے چھڑی سے کچھ دیر تک اپنے تئیں اُن سے روکا مگر آخرکار چھڑیکو چھین کر مارنا شروع کیا اور ایک ضرب پیشانی میں لگائی جس سے اُنکی آنکھ نکلگئی جب صاحب اپنے چہرہ سے خون صاف کرنے لگے اُنھوں نے سرپر ایک ضرب لگائی جس سے وہ گر پڑے تب پھر اُنھوں نے وحشیانہ طور سے اُنکو مارا بعد اُسکے کھینچکر ایک درخت کے نیچے بیہوش پڑا چھوڑ گئے جہاں وہ عرصہ تک پڑے رہے راستے میں اُنکو جوان مع سپاہیان کے آیا کر اُٹھا کر تھانہ میں لیجانے مگر باعث نزدیک ہونے کوٹھی کے وہاں پہنچا دئے گئے پولیس کا بیان ہے کہ جہاں صاحب کو مارا تھا وہ جگہ خون سے بھری تھی صاحب موصوف اب کچھ بہتر ہیں مگر بدن پر ضربات کا سخت نشان ہے مقدمہ تحقیقات ہو رہا ہے۔ امید کہ بعد تحقیقات مجرموں کو ایسی سزا دیجائے گی کہ باشندگان مدراس کبھی نہ بھولینگے۔

بلدان

ضلع کو ہاٹ پور میں واردات ذیل وقوع میں آئی ماہ گذشتہ میں ایک سندباسی فقیر سومر بھارتی نامی بعد پھرنے جاترا بنارس وغیرہ جگہوں کے اضلاع مغربی و شمالی سے علاقہ کو ہاٹ پور میں وارد ہوا اور ایک جگہ میں اُسکی خاطر و تواضع ہونے لگی پہلے ایک چھوٹے سے مندر میں سکونت اختیار کی بعد اُسکے لوگ اُسکو اور مندر میں لیگئے۔ ایسے تک گوسائیں صاحب کا چرچا رہا مگر اب تھوڑی دیر میں شہرت ہوئی تھی علاوہ اُسکے اُس گانو کے ایک شخص سے عورتیں بھوت کے نکالنے کے لئے خوب مشہور ہوگیا بہت سی عورتوں نے اپنی کھیتوں میں بھوت دیکھے اور بہت سی بانجھ عورتیں اُسکے پاس آکر منتیں مانتیں اور خوش و خرم واپس جاتیں شروع ماہ جون میں ملکاپور کے باشندے اُس مندر میں گئے اور وہاں وکند حلک دھوکا دھنواں ایک حیرت سے دیکھکر حیران ہوگئے اُن لوگوں نے اُسکو دیکھنا چاہا مگر گوسائیں نے انکو منع کرکے کہا کہ میں نے کچھ منتر کرنا ہے تم چلے جاؤ دوسرے روز ایک لڑکی بعمر ۱۲ سال کی والدین جسکو بہت تلاش کیا تھا کہ لوگوں نے لڑکی کو مندر میں جاتے دیکھا ڈھونڈھتے آئے بعد بہت سی منت کے گوسائیں نے جواب دیا کہ لڑکی کو میں نے ورغلا کر بنا دیا ہے آخرش دریافت ہوا کہ لڑکی کو اُس بدذات گوسائیں نے زندہ جلاکر بیجان کردیا اور اُسکے زیور اُس مکان سے دستیاب ہوئے کارروائی پولیس قابل تعریف ہے مقدمہ تحقیقات ہو رہا ہے۔

پشاور

ہفتہ گذشتہ میں یہاں چند واردات قتل وقوع میں آئی یں شہر کا ایک پٹھان اور ایک نمبردار موضع اورکا اور کئی ایک اور شخص مارے گئے۔

راجہ صاحب جیند نے گورنمنٹ سے اجازت حاصل کی ہے کہ اس مہینے میں کوہ مشد پر تشریف لیجائیں

سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال ایام تعطیل کسولی میں بسر کرینگے۔ از ابزیر

سرحدی خبر

کابل سے خبر ہے کہ شاہ بہادر خان حاکم جلال آباد نے امیر کابل کی خدمت میں حاضر ہوکر نوروز خان حاکم لالپورہ کی بدسلوکی کی شکایت کی جسکی بابت کہتے ہیں کہ فرقہ شنواری میں ہمیشہ سرکشی کروایا ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ نوروز خان شنواریوں سے ایک لڑائی لڑا جس میں بہت سی گائیں بھیڑ اور تو انکو یہ کر لیا اور کئی دیہات کو تباہ کردیا اُسکے لوگ مسافروں پر دستبرد حملہ کرکے اُنکا مال لوٹ لیتے ہیں اور مال غنیمت سے نوروز خان کو ایک حصہ دیتے ہیں جس سے اُنکو کمال جرات ہو رہی ہے۔ از پبلک اوپینین

لودیانہ

موضع رائیپور گوجرواں کے متصل سے تین لوگ حسب دفعہ ۱۱۰ کے ماخوذ ہوکر چالان عدالت ہوئے اُنمیں سے دو پردانگہ و چیل سنگھ ہزار ہزار روپیہ کی ضمانت و ہزار ہزار روپیہ کا ذاتی مچلکہ اور جھنڈا سنگھ سے سات سو روپیہ کی ضمانت اور پانچسو روپیہ کا مچلکہ لیا گیا شہر میں مویشی کی چوری بکثرت ہو رہی ہے اور اس امر کی تعمیل کے لئے برے تحصیلات میں تاکید اکٹھا کیا ہے اس سے لوگوں کے دلمیں وہمات پیدا ہوگئے ہیں کہ شاید جانوروں پر ٹیکس لگایا جائیگا۔

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۴ ستمبر تا ۱۱ ستمبر سنہ ۹۳

انگلستان و فرانس اور المنز اجہازان انگریزوں کے قبضہ میں جبرالٹر میں ہیں۔ ملکہ معظمہ ہمبرگ کو کرون پرنس آف [illegible] کی ملاقات کیواسطے تشریف لیجائینگے۔

ہسپانیہ کارلسٹ شمال کی جانب کامیاب ہو رہے ہیں

شملہ سکرٹری اف سٹیٹ سے یہ خبر آئی کہ ابھی کابل سے یہ بات قرار پائی ہے کہ شمالی حد بخوبی قرار دی گئی کہ اور جناب والیسرائے بہادر حال موافق والیسرایان سابقین کے افغانستان کی خودمختاری کو قایم رکھینگے اور اُسکی امداد کرینگے اور فی الحال دس لاکھ روپیہ اور بیس ہزار بندوق امیر کابل کی خدمت میں سرکار کیطرف سے بطور نذرانہ بھیجی گئی ہے۔

اطلاع

ناظرین با تمکین پر واضح ہو کہ مضمون حیات الافغان میں ایکجگہ بجائے ہبر غلطی طبع ہوئی ہے صفحہ اول کے حاشیہ پر تشریح کی گئی ہے بنظر غور ملاحظہ فرمائیں

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

حصّہ پنجم

فصل اول

اثبات تحریف انجیل کے جواب میں

محققین طالب حق پر واضح ہو کہ منجملہ اُن دلائل لا یعنی کے جن کو معترض نے انجیل کے محرف ہونیکی ثبوت کے باب میں پیش کیا ہو یہہ بھی ایک دلیل ہو جس سے ہم بعینہٖ بانگ معترض کی تصنیف کے بارھویں صفحہ پر زیب قلم ہو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ دلیل معترض در بارہ ثبوت محرف ہونے انجیل کے۔ انجیل اصل زبان سے ترجمہ در ترجمہ ہو اور اُس کی معتبری کا یہہ حال ہو کہ اب تک عیسائی خود شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ اصل زبان عبرانی تھی یا یونانی بعض کہتے ہیں کہ یونانی اور بعض کہتے ہیں کہ عبرانی تھی۔ اسکا جواب پرچہ ہفتہ گذشتہ میں بخوبی تحریر ہوچکا ہو جسکا جی چاہے دیکھ لے تاہم اس مقام پر یہہ چند سطر بجواب اعتراض معترض از بہر ناظرین انصاف پسند قلمبند کی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ معترض کا اعتراض از روئے بیخبری حقیقت حال ہو۔ عیسائی تو شک میں نہیں مگر معترض کی زبان کا چنانچہ آپ ہے کہدیجئے کیا علاج ہو۔ دیکھئے جب ہم سب کے سب یونانی انجیل کے معتقد اور قائل ہیں تو پھر عبرانی کا کیا ذکر ہو پس اگر معترض کا اعتراض درست ہوتا تو اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی دلیل بھی دی ہوتی چونکہ اُسنے کوئی دلیل نہیں دی اسلئے صاف عیاں ہو کہ یہہ اعتراض اُسکا محض غلط ہو اور اُمید قوی ہو کہ اہل خرد بھی اسکو تعصب سے خالی نہ سمجھینگے ٭ اس اعتراض کے بعد معترض اپنی تصنیف کے اسی صفحہ پر یہہ اعتراض کرتا ہو کہ عیسائی خود اقراری ہیں کہ یہہ انجیل حضرت عیسیٰ نے خود تصنیف یا ترتیب نہیں کی اور نہ اُن کے وقت میں ہوئی اور نہ اُنکا کلام ہو بلکہ بعد وفات عیسیٰ کے اُن کے شاگردوں نے یہہ کلام صرف الہام سے لکھے۔ جواب۔ شاید معترض کے نزدیک الہام کچھ چیز نہیں اگر کچھ شے ہو تو انجیل کو بہرحال قابل اعتبار سمجھکر ہر ایک قسم کے نوشتہ پر ترجیح دینا شایان خرد ہو کیونکہ یہہ بیچ شاگردوں و بوساطت الہام لکھی گئی ہوئی ہو علاوہ ازین قرآن میں لکھا ہو کہ حواریوں پر بھی وحی نازل ہوئی ہو چنانچہ سورہ مایدہ سے عیاں ہو۔ سورہ مایدہ۔ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ جب شاگردوں نے بذریعہ الہام لکھی اور قرآن بھی مصداق حال ہو تو پھر کس صورت سے یہہ غیر معتبر ہوسکتی ہو۔ پھر حضرت کی تصنیف کے اُسی صفحہ پر یوں لکھا ہو۔ سو اُن شاگردوں نے بھی اُس کلام کو جمع و ترتیب نہیں کیا بلکہ شاگردوں کے بعد کسی اور شخص نے جسکا نام اب تک عیسائیوں کو بھی معلوم نہیں ہو ترتیب کیا اور بموجب اقرار عیسائیوں کے زمانہ ترتیب و تصنیف انجیل کا اب تک کسی عیسائی کو ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہو چنانچہ خود دار لصاحب نے شرح اناجیل میں لکھا ہو کہ پہلی انجیل سنہ ٣٨ یا ٤١ یا ٤٣ یا ٤٨ یا ٦١ یا ٦٢ یا ٦٣ یا ٦٤ میں تصنیف ہوئی ہو اور دوسری انجیل سنہ ٦٠ یا ٦٣ میں اور تیسری انجیل سنہ ٥٣ یا ٦٣ یا ٦٤ میں اور چوتھی انجیل سنہ ٦٨ یا ٦٩ یا ٧٠ یا ٩٧ یا ٩٨ میں تصنیف ہوئی ہو۔ جواب اگر شاگردوں نے اسی کلام کو جمع اور ترتیب نہیں کیا تو اس میں جناب حافظ صاحب کے نزدیک کیا نقصان عاید ہوتا ہو شاید تصور کرتے ہونگے کہ انجیل بھی مثل قرآن کے جدا جدا آیتوں اور پرچوں پر تحریر ہوگی یہہ حضرت کی محض خام خیالی ہو کیونکہ عہد عتیق کی ہر ایک کتاب کی ترتیب رسولوں کے عہد میں بھی ہوچکی تھی البتہ بعد رسولوں کے عہد جدید کی کتابوں کی ترتیب ہوئی ہو تو اسمیں کونسا بھاری خلل پڑ گیا جسکے بدولت معترض کے نزدیک انجیل غیر معتبر ہوگئی خیر معلوم ہوا کہ معترض صاحب ہوا کے گھوڑے پر بھی سوار ہوا کرتے ہیں ٭

اور واضح ہو کہ معترض کے اس اعتراض سے ثابت ہوتا ہو کہ قرآن بالکل محرف ہو اور قابل اعتبار نہیں کیونکہ محمد صاحب کے عہد میں اسکی سورتیں بھی جمع نہوئی تھیں اور اگر یہہ معتبر اور غیر محرف ہی تو کس صورت سے معترض کا یہہ اعتراض انجیل مقدس پر عاید ہوسکتا ہو اور یہہ جو معترض صاحب فرماتے ہیں کہ بعد شاگردوں کے کسی اور شخص نے جسکا نام عیسائیونکو بھی معلوم نہیں انجیل مقدس کی ترتیب کی ہو اسکا جواب یہہ ہو ناظرین جانتے ہیں کہ ترتیب دہندہ کے نام معلوم نہونے سے انجیل مقدس کی اصلیت اور رسوخیت میں کچھ فرق نہ پڑیگا کیونکہ غرض اصلیت اور رسوخیت سے ہی نہ کہ مولف کے نام سے پس جب انجیل مقدس کی اصلیت اور رسوخیت میں کچھ فرق نہیں تو اس صورت میں معترض کا اعتراض محض بے اعتبار ہو خلاصہ کلام یہہ ہو کہ اگر مولف کا نام بھی معلوم ہوتا تو معترض کی ذات مقدس سے یہہ امید ہی نہیں کہ اُسپر کوئی اعتراض نکرتے دیکھئے جب متی مرقس اور لوکا پر حضرت نے انگشت رکھی تو کیا اُسکے گلوگیر نہوئے۔ اور یہہ جو معترض صاحب فرماتے ہیں کہ زمانہ ترتیب اور تصنیف انجیل کا اب تک کسی عیسائی کو ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہو اسکا جواب یہہ ہو۔ جبکہ زمانہ تصنیف کے قریب معلوم ہو اور یہہ ثابت ہو کہ انجیل مقدس شاگردوں کے عہد میں اور اُنہیں کے ہاتھ سے تصنیف ہوئی پھر اگر زمانہ تصنیف ٹھیک ٹھیک معلوم نہو تو کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ معتبری اُنکی ہو نہ کہ زمانہ تصنیف کی۔ اب معترض یعنی جناب حافظ صاحب بذریعہ اُن تبدیلات کے جو پہلی صدی میں واقع انجیل ہوئیں اور جنکو معترض نے اظہار الحق کی تفسیر سے نقل کر اپنی تصنیف میں جابجا جگہہ دی ہو انجیل کو محرف ٹھہرانا چاہتا ہو قبل اسکے کہ ہم کچھ جواب دیں اور ان تبدیلات کو معترض کی تصنیف سے نقل کریں ناظرین سے یہہ التماس ہو کہ یہہ تبدیلات دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو سہو کاتب سے وقوع میں آئیں دوسرے قصدی جو عیسائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣١	٧	مجہول	[illegible]
١٣١	٧	خلافت	خلافت
١٣٢	١٥	بجاے زبان	بجاے الفاظ

اور بہ علیحدہ کے ہاتھ سے ہو جبکی اب ہم وہ تبدیلات جن کو معترض نے ہارنصاحب کی تفسیر سے نقل کر کے درج تصنیف خود کیا بعینہ بچشم انصاف زیب صفحہ قرطاس کرتے ہیں- معترض کی تصنیف کے چالیسویں صفحہ پر لکھا ہی- ہارنصاحب صفحہ ۳۳ دوسری جلد میں لکھتے ہیں کہ بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے اعمال حواریین میں اور جہاں کوئی حال کرہ ذکر ہوا ہی واقع ہوئے ہیں کاتبوں نے اور اُسسے زیادہ مترجموں نے ذکر ناقص میں دوسری جانے سے لیکر ملا دیا ہی انتہی- پھر صفحہ ۴۴ پر یوں لکھا ہی کہ ڈاکٹر کریسبیک نے تین سو چھبیس نسخے انجیل کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ لاکھ اختلاف نکلا- پھر معترض کی تصنیف کے بائیسویں صفحہ پر لکھا ہی- کہ یہہ بات تحقیق ہو کہ بعض تحریفات قصدی ان لوگوں نے بھی کی ہیں جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اُن کے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی ہیں تا کہ مسئلہ مقبول کی تائید ہو یا کچھ اعتراض اُسپر وارد ہوتا ہو اُٹھ جاوے انتہی- اسکے بعد کئی نمونے فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنے کی بابت مفسرہ کو (یعنی ہارنصاحب) نے ذکر کئے ہیں چنانچہ کچھ ہم بھی لکھتے ہیں- اِس تحریر کے بعد معترض نے ہارنصاحب کی تفسیر میں سے چند تبدیلات نقل کر کے اپنی تصنیف میں لکھ دی ہیں- پھر معترض صفحہ ۲۳ پر یوں لکھتا ہی کہ- بموجب قول ہارنصاحب کے ہم تو تحریف عمدی دینداروں کی ثابت کر چکے ہیں آپنے فرمایا تھا کہ اگر تحریف عمدی ثابت ہو جائے گی تو یہہ کتابیں توجہ کے قابل نہ رہینگی اب بیشک قابل توجہ نہ رہیں اُنسے ایکو سند پکڑنا مناسب نہیں- جواب- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہارنصاحب اور بہت سے عیسائی مصنف بخلاف اہل اسلام منصف و بےتعصب جنکے نزدیک اختلاف واقعہ قرآن سہو کاتب ہی اس امر کے صاف مقر ہیں کہ کتب مقدسہ میں بہت سے سہو کاتب ہوئے ہیں- یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ حق کے پوشیدہ رکھنے کا نتیجہ نہایت ہی بُرا ہوتا ہی اسسے ترقی مذہب تو کیا ہوگی بلکہ ہر روز اُسکی ابتری

صورت نکلتی رہیگی خیر- مرد معقولان بلوغ باخند ویس ۶ نہیں کیا- اب ہم اس قصہ کو یہاں چھوڑ کر معترض کی بابت گفتاری ناظرین پر ثابت کرتے ہیں- کیا خوب دیکھئے جناب نام کو نوشت یاری ہیں مگر ذات بیجا ئی کہ حضرت نے راستی کا گلا گھونٹ گھونٹ کر کام تمام کر دیا ہی چنانچہ معترض کی یہہ محض غلط اور سراسر لغو تحریر کہ ڈاکٹر گریسبیک صاحب نے ڈیڑہ لاکھ اختلاف واقع انجیل کا اقرار کیا ہی مصداق اس امر کی ہی اگر ناظرین کو ہماری گفتہ پر کسیطرح کا شک ہو تو خود ڈاکٹر موصوف کی تصانیف دیکھکر اس امر کی منصفی کریں کہ ہم میں سے کون جھوٹا ہی معترض یا کہ ہم- اور واضح ہو کہ نہیں ہوسکے کہ ہم سہو کاتب واقع انجیل (ایں امید کہ ناظرین منصفی کریں اور دیکھیں کہ تعلیمات دین عیسوی اور انجیل کی کسیطرح کے مضمون میں خلل انداز ہیں یا نہیں) قلم بند کریں یہہ التماس ہی کہ آجکل معترض اور اہل اسلام کا یہہ دستور ہو گیا ہی کہ جابجا بڑے بڑے عیسائی انجیلی مفسروں (مثلاً ہارنصاحب وغیرہ) کے نام لیکر انجیل کو محرف ٹھہرا دیں حضرت ان مفسروں کی تفسیروں کی صورت سے تو واقف نہیں مفت یونہی اُنکو بدنام کرتے ہیں لہذا اس مقام پر ہارنصاحب کی تفسیر کی کچھ عبارت مناسب جانکر نقل کیجاتی ہی تاکہ ناظرین پر واضح ہو جائے کہ صاحب موصوف انجیل کے حق میں کیا ارشاد فرماتے ہیں

ہارنصاحب کی تفسیر حصہ اول باب دوئم فصل دوئم قلمی انجیل ترجموں اور تصنیفات متقدمین کے ملاحظہ کرنے سے غیر محرف ہونا مسیحی نوشتوں کا ثابت ہوتا ہی کیونکہ ان سب میں وہی اناجیل اربعہ اور وہی صحیفہ اعمال رسولان اور وہی خطوطات پائے جاتے ہیں اور ان نسخوں میں سے جو آجتک موجود ہیں ایک بھی ایسا نہیں جو ایکدوسرے سے تعلیم یا احکام میں جو دین عیسوی کے اصول ہیں متفق نہو یعنی یہہ سبکے سب تعلیم اور احکام میں ایکدوسرے سے متفق ہیں اور نہایت عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ ہزارہا مقدس نسخوں کی مختلف عبارت کے مقابلہ سے دریافت ہوا ہی کہ عہد جدید کے مضمون میں اصلا کسیطرح کا فرق نہیں پڑا انتہی- اب جائے غور ہی کہ جس صورت میں یہہ صاحب انجیل کی نسبت اسطرح کا ارشاد فرماتے ہیں تو کسطرح اور کس دلیل کی رو سے معترض اسکو اس مفسر کی تفسیر کا حوالہ دیکر محرف ٹھہرا سکتا ہی اِسسے صاف عیاں ہی کہ موسم گرما نے ابھی یا معترض کے درِ دولت پر اپنا تنبو تانا ہی- تنبیہ

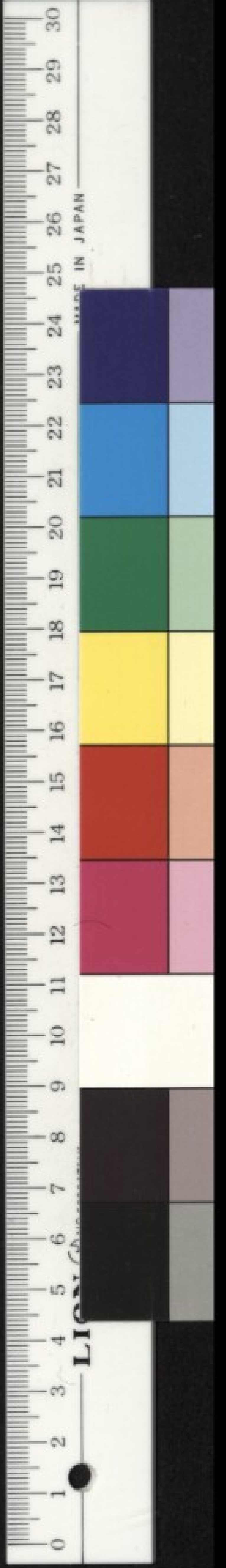
التماس ہی کہ لفظ variae letiones وارئی لیکشو نیشس کی تشریح کے بعد سہو کاتب واقع انجیل قلم بند کئے جاوینگے- واضح ہو کہ یہہ ایک لاطینی مرکب لفظ ہی اور بوقت مقابلہ عبارت نسخہ بہ نسخہ متفق المضمون فقط زیر و زبر یا بعض الفاظ یا کسی لفظ کی افزونی یا کمی یا بیشی یا پیش فرق برآمد ہونے پر بولا جاتا ہی یا بوقت مقابلہ اس بات کے ثابت ہونے پر کہ ایک نسخہ میں کچھ عبارت یا کوئی فقرہ سہو کاتب کی بدولت رہگیا ہی یا ایک میں صیغہ واحد غائب ہی اور دوسرے میں بجائے اسکی صیغہ جمع حاضر یا ایک میں فعل ہی اور دوسرے میں اسم یا ہر دو میں افعال متشفق المعنی و بیگانہ در صورت کا استعمال ہی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہی پس variae lectiones وارئی لیکشو نیشس یعنی وہ تبدیلات جو سہو کاتب کی بدولت انجیل میں واقع ہوئی ہیں ایں امید کہ ناظرین منصفی کریں اور دیکھیں کہ یہہ مخل مضمون انجیل ہیں یا نہیں جو الزام کرتے ہیں- متی کی انجیل کے پانچویں باب کی پہلی آیت میں لکھا ہی

ἰδὼν δὲ τοὺς ὄχλους

پھر وہ بھیڑ کو دیکھکر- دوسرے نسخوں میں بجائے اسکی یوں تحریر ہے

καὶ ἰδὼν τοὺς ὄχλους.

اور وہ بھیڑ کو دیکھکر دیکھئے معنی اور مضمون میں تو کچھ فرق نہیں فقط ایک نسخہ میں لفظ پھر ہی اور





...دیر میں بجائے اسکے لفظ آور استعمال کیا گیا ہو۔ پھر اسی باب میں لکھا

ἀνέβη εἰς τὸ ὄρος ہی

وہ پہاڑ پر چڑھا دوسرے نسخوں میں بجائے اسکی یوں لکھا ہو

ὁ Ἰησοῦς ἀνέβη εἰς τὸ ὄρος

یسوع پہاڑ پر چڑھا یہاں مقام پر بجائے اسم اشارہ اسم استعمال کیا
گیا ہی دیکھئے معترض ان باتوں سے محرف ہونا انجیل کا ثابت کرتے
ہیں خیر معلوم ہوا کہ معترض صاحب بڑے عقیل اور فہیم اور صاحب لیاقت
اور علم ہیں۔ پھر اسی باب کی تیسری آیت میں یوں لکھا ہو

μακάριοι οἱ πτωχοί

مبارک وہ مفلس اور دوسرے نسخوں میں بجائے اسکی یوں تحریر ہی

μακάριοι πτωχοί

مبارک مفلس اسجگہ لفظ وہ جو انگریزی میں ناید حرف تنکیر کا دیا گیا
رہگیا ہی۔ اور واضح ہو کہ بعض نسخوں میں بجائے آیت چہارم و پنجم اور
صرف ایک نسخہ میں بجائے آیت ششم و ہفتم تحریر ہی اور فقط
ایک نسخوں میں سہو کاتب کی بدولت آیت ہفتم قلم بند ہیں۔
اور پھر اسی باب کی آیت نہم میں لکھا ہو کہ

αὐτοὶ υἱοὶ θεοῦ κληθήσονται

وے خدا کے فرزند کہلاوینگے بجائے اسکے بعض نسخوں میں یوں
لکھا ہو کہ

υἱοὶ θεοῦ κληθήσονται

خدا کے فرزند کہلاوینگے معلوم نہیں کہ اسسے معترض کے
نزدیک مضمون انجیل میں کونسا بھاری خلل عاید ہوتا
ہی پھر آیت دہم میں مرقوم ہی کہ

μακάριοι οἱ δεδιωγμένοι ἕνεκεν δικαιοσύνης

مبارک ہیں وے جو ستائے جاتے ہیں واسطے راستبازی کے

واضح ہو کہ بجائے لفظ اینکن ἕνεκεν
کے جو اس آیت میں واقع ہوا ہی اب تک اور نسخوں
میں لفظ ہنکا ἕνεκα
کا استعمال ہی اور یہہ دونوں لفظ متفق المعنی ہیں اور فایدہ
معنی لفظ واسطہ دیتے ہیں اور اس آیت کے اس لفظ
δικαιοσύνης دکیاسونیس پر جسکے معنی
لفظ راستبازی کے ہیں τῆς تیس حرف تنکیر کا
ایزاد کیا گیا ہی مگر یاد رہے کہ معنی میں اسکا کچھ دخل نہیں
پھر آیت یازدہم میں یوں لکھا ہو کہ

μακάριοί ἐστε ὅταν ὀνειδίσωσιν ὑμᾶς καὶ διώξωσιν καὶ εἴπωσιν πᾶν πονηρὸν κ.τ.λ.

مبارک ہو تم جب ملامت کریں تمہیں اور ستاویں اور کہیں ہر طرح کی
بدگوئی جھوٹ موضح ہو کہ بجائے ان الفاظوں

ὀνειδίσωσιν

اونائی دیسوسن اور διώξωσιν
ڈیوکسوسن کی جو اس آیت میں واقع ہوئی ہیں دوسرے
نسخوں میں الفاظ ὀνειδίσουσιν
اونائی دیسوسن اور διώξουσιν
ڈیوکسوسن کا استعمال ہی یعنی بجائے ملامت کریں اور
ستاویں کی ملامت کرینگے اور ستاوینگے تحریر ہی یعنی
بجا ہی صیغہ فعل مضارع صیغہ فعل مستقبل استعمال کیا
گیا ہی۔ اب جائے غور اور انصاف ہی کہ ان مذکورہ بالا

Variae lectiones

داری کلیکٹونیس سے یہہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہی کہ انجیل
محرف ہی مگر اس شخص کے نزدیک جسکی عقل میں فتور
واقع ہوا اور یہہ سمجھ بیٹھا ہی کہ مجھسا عقیل زمانہ میں نہیں

اور نہوگا۔ خیر (فہم ہر کس بقدر ہمت اوست) ہمیں ان
باتوں سے کیا غرض ہی مگر افسوس کہ معترض کی طبیعت میں باوجود
اس لیاقت خداداد کے ہنوز طفلیت کے آثار نمود ہیں۔ اب ہم
وہ قصدی Variae lectiones
داری کلیکٹونیس جنکو معترض نے [illegible] صاحب کی تفسیر سے نقل کر
اپنی تصنیف کے بائیسویں صفحہ پر جگہ دی ہی بابیہ انصاف
ہدیہ ناظرین کرتے ہیں مگر ہمیں اسکا بھی جتانا ضرور ہی کہ یہہ

Variae lectiones

داری کلیکٹونیس بالکل قابل غور اور توجہ نہیں اور وہ یہہ
ہیں۔ اول۔ ورس ۳۲ باب ۱۳ انجیل مرقس میں کچھ
لفظ οὐδὲ ὁ υἱός.
(یعنی اور نہ بیٹا) چھوڑ دیئے گئی اور بعض مرشدوں نے
بھی ان الفاظ کو رد کیا ہی کیونکہ انکو خیال تھا کہ وہ لفظ
ایرین فرقہ کے (جو مسیح کی الوہیت کا منکر تھا) موید تھے
جاننا چاہیئے کہ جس حالت میں اکثر قدیمی نسخوں میں یہہ
الفاظ مندرجہ بالا مسطور ہیں تو کسطرح اور کس دلیل کی
رو سے فقط بعض مرشدوں کے رد کرنے سے وہ جعلی قرار دیے
جا سکتے ہیں دیکھئے قدیمی قلمی نسخوں کے غار سے جو آجتک موجود
ہیں دریافت ہوا ہی سوا اس ایک کے جو نویں صدی میں تصنیف
ہوا سب میں یہہ الفاظ موجود ہیں علاوہ ازیں [illegible] صاحب
کی تفسیر کے اس فقرہ سے کہ بعض مرشدوں نے ان الفاظ کو
رد کیا صاف عیاں ہی کہ یہہ الفاظ قدیمی نسخوں میں مندرج
ہونگے اگر معترض کے درج نہ تھے تو اس صورت میں رد کرنے
کی [illegible] جو اصل میں نہو کیونکر ہو سکتا ہی اس سے یہہ ثابت
ہوا کہ یہہ الفاظ جعلی نہیں اور سب قدیمی نسخوں میں مندرج
ہیں اور اعتراض معترض بلا ثبوت ہی۔ دوم۔ ورس
۳۵ باب اول انجیل لوکا میں کچھ لفظ سریانی اور فارسی
اور عربی اور اتھیوپک اور اور ترجموں کے نسخوں میں اور بعض
مرشدوں کے حوالوں میں فقرہ [illegible] کے مقابل میں بڑھائے گئے

کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسی کی دو صفتوں (یعنی الوہیت اور انسانیت) کے ساتھ ثبوت ہونیکا منکر تھا انتہی – واضح ہو کہ معترض اس اقتباس سے یہہ مراد رکھتا ہی کہ اس آیت (اور فرشتہ نے جواب دیکر کہا کہ روح القدس تجھ پر آویگی اور قادر مطلق کی قدرت تجھ پر سایہ کریگی اسلئے وہ جو پیدا ہوگا بیٹا خدا کا کہلائیگا) میں لفظ (تجھ سے) فرقہ نوسٹیکس کے مقابلہ میں بڑھایا گیا ہی – جاننا چاہیئے کہ یہہ لفظ (تجھ سے) فقط دو چار قلمی قدیمی نسخوں میں جن میں سے ایک تو بارہویں صدی کا ہی اور دوسرا دسویں صدی کا اور تیسرا بارہویں صدیکا ہی اور دو گیارہویں صدی کے ہیں نظر آتا ہی اور باقی کے قدیمی نسخوں میں اصلاً درج نہیں ہی اور یہہ تو ناظرین منصف مزاج بخوبی جانتے ہیں کہ اگر کوئی لفظ قدیمی نسخوں میں نہو انہیں نسخوں میں تحریر ہو تو نئے نسخے قابل اعتبار اور معتبر نہیں بلکہ جعلی تصور کئے جا سکتے ہیں کیونکہ نزد خرد پرور پرانے نسخے معتبر اور قابل سند اور توجہ ہیں اور جو کہ شہادت کثرت گواہان متفق الزبان جایز اور رایج ہوئی ہی تو پھر کس صورت سے یہہ اعتراض معترض کا درست ہو سکتا ہی اور یہہ جو معترض کہتا ہی کہ فرقہ نوسٹیکین مسیح کی الوہیت اور انسانیت کا منکر تھا یہہ محض غلط ہی اور بار صاحب تو حضرت کا ایک ایسا کلام بتاتا ہی اور معلوم نہیں کہ اس مفسر نے معترض کا کیا بگاڑا ہی جو کہ اسکو بدنام کرتا ہی – دیکھئے اس فرقہ کا یہہ عقیدہ تھا کہ یہہ دو صفات مسیح ایک میں یعنی انسانیت الوہیت سے جدا نہیں اور ایک دوسرے میں یہہ مخفی ہو گئی ہی کہ جائے تمیز نہیں نہ کہ یہہ کہ وہ منکر تھے – سیوم – درس ۵ باب ۱۵ نامہ قرنتیان میں

بارہ کی جگہہ گیارہ بنایا گیا تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید

نہو کیونکہ یہودا اسکریوطی بارہواں شاگرد مسیح کا جب مر چکا تھا واضح ہو معترض کے اس اقتباس سے یہہ مراد ہی کہ اس آیت (مسیح کیفاس کو اور اسکے بعد بارہ کو دکھائی دیا) میں بجائے بارہ کے گیارہ بنایا گیا – جاننا چاہیئے کہ اکثر قدیمی نسخوں اور ترجموں میں لفظ بارہ ہی درج ہی پھر اگر کسی نے بجائے بارہ کے گیارہ بنا دیا ہی تو اس سے یہہ ثابت نہیں ہو سکتا ہی کہ انجیل محرف ہو کیونکہ نزد خرد شہادت کثرت گواہان متفق الزبان منظور اور جایز ہی نہ کہ ایک دو کی – دیکھیے جب سوائے دو ایک کے سب قدیمی نسخوں میں لفظ بارہ ہی تحریر ہی تو پھر کس صورت سے اعتراض معترض درست ہی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ اس سے پولوس رسول پر جھوٹ کا الزام اصلاً عاید نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ اس لفظ (بارہ) اصطلاحی کی مراد انجیل میں بارہ شاگردوں کی جماعت سے ہی چنانچہ متی کی انجیل کے چھبیسویں باب کی چودھویں آیت مصداق حال ہی – آیت –

τότε πορευθεὶς εἷς τῶν δώδεκα.

تب ایک بارہ میں سے اگر یعنی ایک شاگردوں کی جماعت میں سے اگر یہ

اسی باب کی بیسویں آیت میں یوں لکھا ہی

ἀνέκειτο μετὰ τῶν δώδεκα

بیٹھا ساتھ بارہ کے یعنی شاگردوں کی جماعت کے ساتھ – پھر اسی باب کی سینتالیسویں آیت میں یوں تحریر ہی

Ἰούδας εἷς τῶν δώδεκα ἦλθε

ایک بارہ میں سے آیا یعنی شاگردوں کی جماعت میں سے – اور مرقس کی انجیل کے گیارہویں باب کی گیارہویں آیت میں یوں تحریر ہی

ἐξῆλθεν εἰς τὴν Βηθανίαν μετὰ τῶν δώδεκα

وہ گیا بیتھنیا کو ساتھ بارہ کے یعنی شاگردوں کی جماعت کے ساتھ – اب ان آیات مندرجہ بالا سے صاف عیاں ہو سکتا ہی کہ اس فقرہ سے اگر

ὤφθη τοῖς δώδεκα

اسکے بعد بارہ کو دکھائی دیا) یہہ مراد ہی کہ شاگردوں کی جماعت کو دکھائی

دیا نہ کہ بارہ یا گیارہ شاگردوں کو جیسا کہ معترض سمجھ بیٹھا ہی چہارم

درس ۱۹ باب اول انجیل متی میں لفظ قبل اسکے کہ وے ہم بستر ہوں کے

اور اسی باب کے درس ۲۵ میں لفظ پہلوٹھا بیٹا قصداً ترک کی گئی تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہ نرہے – واضح ہو کہ یہہ الفاظ

πρὶν ἢ συνελθεῖν αὐτούς

کہ قبل اسکے کہ وے ہم بستر ہوں) فقط ایک ساتویں صدی کے نسخہ میں مندرج ہیں اور باقی کے سب قدیمی نسخوں میں موجود اور زیر قیم ہیں – آیت ۲۵ – پھر اسکو نجانا (یعنی یوسف نے مریم کو

نجانا یعنی ہم بستر نہوا) جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹھا بیٹا نجنی اور اسکا

نام عیسی کہا – اس آیت میں سے یہہ الفاظ

τὸν πρωτότοκον

(اپنا پہلوٹھا بیٹا) کسی نے نکال دئے ہیں اور یہہ صرف چار یونانی نسخوں میں موجود ہیں جنمیں سے ایک تو چوتھی صدی کا ہی اور ایک چھٹی کا اور تیسرا دسویں اور چوتھا گیارھویں صدی کا ہی اور اور باقی کے کل قدیمی نسخوں میں موجود اور مرقوم ہیں پس معلوم نہیں کہ معترض کس دلیل کی روسی کہتا ہی کہ یہہ الفاظ ترک کئے

گئے ہیں شاید خواب کی باتیں کرتے ہونگے – اب ہم وہ فقرات قلیل التبدیل و قابل الاظہار نسخہائے دیرینہ انجیل جو بنسبت مسئلہ کفارہ بالائے غور طلب ہیں مناسب جانکر بہ نظر ناظرین کرتے ہیں

فقرات – اعمال کی کتاب ۸ باب ۳۷ آیت – فیلیپس

نے کہا اگر تو اپنے تمام دلسے ایمان لاتا ہی تو روا ہی (بپتسمہ)

اسنے جواب میں کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہی – پھر اسی کتاب کے نویں باب کی چھٹی آیت کی

پہلے حصہ میں یوں تحریر ہی – اسنے کانپتے اور حیران ہو کر

کہا اے خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند نے اسے کہا – اعمال کی کتاب کے بیسویں باب کی اٹھائیسویں آیت میں بجائے خدا کی کلیسیا کی خداوند کی کلیسیا تحریر ہی – فلپیوں کے خط کے چوتھے باب کی تیرھویں آیت میں

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا